بفیضِ روحانی، تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت سرکار حضور مفتیٔ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّیٰ بنامِ تاریخی مُشعرِ سالِ تصنیف

تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

ملقّب بلقبِ تاریخی مُشعرِ سالِ تکمیل

اجتنابِ اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

۱۳ ھ ۶۱

تصنیفِ لطیف

ناصرِ سنیت کاسرِ لامذہبیت مناظرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی

محمد طیّب صاحب صدیقی قادری برکاتی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان

ناشر

مدرسہ گلشن رضا۔ کولمبی۔ ضلع ناندیڑ (مہاراشٹر)

نامِ کتاب تجانب اہل السنّۃ عن اہلِ الفتنۃ

ملقب بلقب تاریخی اجتناب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ

مصنّف ناصرِ سنیت کاسرا مذہبیت فاضل نوجوان مولانا ابوالطاہر محمد طیب صاحب صدیقی قادری برکاتی دانا پوری علیہ الرحمۃ والرضوان

بسعی جمیل عبدالصمد قادری رضوی اورنگ آبادی مدرسہ گلشن رضا کولمبی، ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر۔

پروف ریڈنگ۔ حضرت مولانا محمد اسلم صاحب صدیقی اور حضرت مولانا محمد اسلام صاحب مصباحی استاذ ادارہ ہٰذا۔

ناشر مدرسہ گلشن رضا کولمبی۔ ضلع ناندیڑ۔ مہاراشٹر۔

طبع چہارم ماہ صفر ۱۴۲۸ھ مطابق مارچ ۲۰۰۷ء

تعداد ایک ہزار

کتابت نیاز احمد نوری ہرکشنوی ثم اترولوی

ملنے کے پتے

۱۔ کتب خانہ امجدیہ ۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۱۱۰۰۰۶

۲۔ فاروقیہ بک ڈپو ۴۲۲ " " " " " "

۳۔ رضوی کتاب گھر ۴۲۳ " " " " " "

۴۔ مکتبہ نعیمیہ ۴۲۲ " " " " " " "

۵۔ قادری کتاب گھر۔ اسلامیہ مارکیٹ بریلی شریف یوپی۔

۶۔ اپنا نوری بکڈپو نزد الجامعۃ الغوثیہ اترولہ۔ ضلع بلرام پور۔ یوپی۔

۸۶/۹۲

عرض ناشر

یہ کتاب تلمیذ رشید حضور شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد طیب صاحب قبلہ صدیقی قادری برکاتی داناپوری علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف لطیف ہے جس میں یہ مبارک فتویٰ نافع تقویٰ، دافع بلویٰ، قاطع طغویٰ مسلمان کہلانے والوں میں جو لوگ نجدیت، وہابیت، دیوبندیت رافضیت، قادیانیت، چکڑالویت، نیچریت، آغاخانیت، احراریت، لیگیت و خاکساریت، بہائیت، کرشنیت و صلح کلیت وغیرہا کفری بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ہیں ان کو قرآنی ایمانی نسخہ شفا دینے والا بیمار دلوں اور مریض روحوں کو وننزل من القرآن ما ھو شفاء کی یقینی طور پر صحت بخشنے والی دوائیں پلانے والا، جن بندگان خدا نے اس کی تعلیم فرمائی ان کی تدابیر حفظان صحت پر توفیقہ تعالیٰ جو عمل کریں ان کو قطعی طور پر ان کفری بیماریوں سے کامل نجات دلانے والا مسلمانان اہلسنت کو امراض کفریہ سے بعونہٖ تعالیٰ ثم بعون حبیبہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بچانے والا عظیم شاہکار تجانب اھل السنۃ عن اہل الفتنۃ جس پر مظہر اعلیٰ حضرت سلطان المناظرین حضرت علامہ شاہ محمد حشمت علی خاں قادری برکاتی رضوی پیلی بھیتی و دیگر اکابر اہلسنت کی تصدیقات ثبت ہیں۔

راقم کے علم کے مطابق پہلی بار یہ کتاب مصنف علیہ الرحمۃ کی زندگی میں طبع ہوئی۔ تقریبًا عرصہ ۲۵/۳۰ سال کے بعد ۲۳ صفر ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۸۹ء محترم جناب شفیق احمد بھائی حشمتی نے ۱۲۲/۱۰۱ کرنیل گنج کانپور سے شائع کروایا۔ پھر ۸/۹ سال کے بعد ذی القعدہ ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۹۸ء میں الحاج احمد عمر ڈوسا صاحب حشمتی مرحوم بمبئی نے ماہنامہ سنی آواز ناگپور کی جانب سے شائع کرواکر تقسیم فرمایا۔ اب ادھر یکے بعد دیگرے اکابر اہلسنت کے رخصت ہوجانے کے بعد فرقہائے باطلہ بالخصوص نجدیہ، وہابیہ، غیر مقلدیہ تبلیغیہ، مودودیہ، ندویہ اور صلح کلیہ وغیرہم پوری قوت کے ساتھ میدان میں آکر سادہ لوح مسلمانوں کو دامِ تزویر میں پھانس رہے ہیں اور ان کا دین و ایمان لوٹ رہے ہیں اور اہلسنت و جماعت کی مساجد اور مدارس و مکاتب پر قبضہ جماکر نجدیت، وہابیت اور دیوبندیت کے سبق پڑھا رہے ہیں ایسے نازک زمانے میں ان فرقہائے باطلہ کی قلعی کھولنے کے لیے تاج الشریعہ حضرت علامہ شاہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ قادری ازہری مدظلہ العالی کے مشورے کے بعد چوتھی بار بحمدہٖ تعالیٰ فقیر قادری صوبۂ مہاراشٹر کے مشہور ادارہ مدرسہ گلشن رضا کولمبی ناندیڑ کی جانب سے عمدہ کتابتِ جدید سے مزین کر کے منظر عام پر لا رہا ہے۔

مولائے کریم اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور ادارہ ہٰذا کو روز افزوں ترقی بخشے اور زیادہ سے زیادہ دین حق یعنی مسلک اعلیٰحضرت

کی ترویج و اشاعت میں حصہ لینے کی توفیق مرحمت فرمائے اور جملہ معاونین کو اجر جزیل اور جزائے جمیل سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

فقیر عبدالصمد قادری رضوی مدرسہ گلشن رضا کولمبی

۱۱ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ مطابق ۷ اگست ۲۰۰۶ء

دوشنبہ مبارکہ۔

ڈاکٹر محمد اقبال کے متعلق شرعی حکم

یہ کتاب آج سے تقریباً ۶۶ سال قبل کی تصنیف ہے۔ حضرت مصنف کتاب علیہ الرحمۃ نے ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے خلاف شرع اشعار و احوال کے مطابق حکم لگایا تھا۔ مگر راقم نے ربیع النور ۱۴۰۱ھ میں رضوی دار الافتاء بریلی شریف میں اقبال کے خلاف شرع شعر کا ایک مصرعہ "مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا" لکھ کر حکم شرعی معلوم کیا تو حضرت مولانا محمد اعظم صاحب مفتی رضوی دار الافتاء بریلی شریف نے مصرعہ مذکورہ بالا کو کفری قول قرار دیا اور قائل کے بارے میں تحریر کیا۔ میں نے حضور مفتی اعظم ہند (حضرت مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی) سے ڈاکٹر اقبال کے بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا۔ بیشک اقبال سے خلاف شرع امور کا صدور ہوا ہے۔ کفریات تک اس سے صادر ہوئے ہیں۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخ و بے ادب نہیں تھا۔ بے شک اس سے اس کی جہالت کی بنا پر کفر تک پہونچانے والی غلطیاں ہوئی ہیں۔ مگر آخری وقت میں

المبتدعین والمرتدین وسائر اعداء الدین ۔ آمین۔

جواب سوال ہشتم۔ آل انڈیا مسلم لیگ بنظم مسمیٰ بہ مسلم لیگ کے وہ اغراض اصلیہ ومقاصد اساسیہ جن کی حمایت و پابندی کا تحریری حلفی اقرار[۱] کئے بغیر کوئی شخص لیگ کا ممبر نہیں بن سکتا مختصر طور پر حسب ذیل ہیں۔ (۱) ہندوستان میں آزاد جمہوری حکومت قائم کی جائے جس کے ذریعہ سے مسلمان ہندو مجوسی نصرانی یہودی سکھ وغیرہ تمام باشندگان ہند کثرت رائے سے ہندوستان میں حکمرانی و فرمانروائی کریں[۲] (۲) ہندوستان میں جس قدر مسلمان اور مسلمان کہلانے والے ہیں جیسے مسلمانان اہلسنت و وہابیہ دیوبندیہ وغیر مقلدین و روافض و خوارج و قادیانیہ وہابیہ بہائیہ وچکڑالویہ نیچریہ گاندھویہ وخاکساریہ کہ سنی مسلمانوں کے سوا یہ تمام مدعیان اسلام بحکم شریعت مطہرہ کفار و مرتدین لئام ہیں۔ ان سب کے سیاسی اور مذہبی حقوق و مفاد کو ترقی دی جائے۔ اور ان کی حفاظت کی جائے (۳) ہندوستان میں جس قدر کفار و مشرکین ہیں ان سب کے ساتھ مسلمانوں کا اتحاد کرایا جائے (۴) مسلمان کہلانے والے جس قدر فرقے ہیں (وہ اگرچہ مبتدعین و مرتدین ہوں) ان سب کو مسلمانوں کا بھائی بنادیا جائے اور اس رشتۂ اخوت کو مضبوط کیا جائے۔ ہر سنی مسلمان اپنے ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم سچے اور پیارے دین اسلام و مذہب اہلسنت کے احکام و فرامین واصول و قوانین کی روشنی میں دیکھ رہا ہے کہ یہ چاروں مقاصد لیگیہ مشتمل بر محرمات وخباثات وشناعات

---

۱ مسلمانوں کے مذہبی حقوق کی حفاظت۔ خالص مذہبی امور میں جمعیۃ العلماء ہند

بلکہ منجر باشد ضلالات وکفریات ہیں جو شخص ان کو بخوبی سمجھ کر ان کو قبول کرنے کا تحریرًا حلفی اقرار کر کے لیگ کا ممبر بنے گا وہ بحکم شرع مطہر ہرگز سنی مسلمان نہ رہے گا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اسی نام نہاد مسلم لیگ نے ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کو لیگ کے چوبیسویں اجلاس بمقام بمبئی میں جو تجویز منظور کی تھی اس کے مطابق مسٹر جینا نے آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے اراکین اور مختلف صوبوں کے نمائندوں کی باہمی مشاورت سے ایک مرکزی پارلیمانٹری بورڈ قائم کیا۔ مسلم لیگ پارلیمانٹری بورڈ نے ایک انتخابی دستور العمل جاری کیا۔ جس کا سب سے پہلا نمبر حسب ذیل ہے۔

مسلمانوں کے مذہبی حقوق کی حفاظت خالص مذہبی امور میں جمعیۃ العلماء ہند سے اور مجتہدین کرام کی رائے کو خاص وقعت دی جائے۔ یہ امر تو محتاج بیان ہی نہیں کہ لیگ کے دھرم میں کسی شخص کے مسلمان ہونے کے لیے صرف اسی قدر کافی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلائے یا گورنمنٹی مردم شماری میں مسلمان لکھا جائے اگرچہ اپنے عقائد کفر و ضلالات کے سبب بحکم شریعت مطہرہ کیسا ہی کھلا ہوا کافر مرتد بے دین بد مذہب ہو۔ تو تمام بد مذہبوں مرتدوں کے ضلالات وکفریات کی حفاظت کو اپنے دستور العمل میں داخل کرالیا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کہنا تو یہ ہے کہ اس عبارت میں مسلم لیگ نے صاف لفظوں میں کھلم کھلا اعلان کر دیا کہ خالص مذہبی امور میں وہابیو دیوبندیوں کی گڑھی ہوئی جمعیۃ العلماء ہند اور مجتہدین روافض کی رائے کو خاص وقعت دی گی۔ یعنی مذہبی باتوں میں وہ انھیں کفار وہابیہ

ومرتدین وہابیہ و مجتہدین رافضیہ کے احکام کی پابندی کرے گی۔ مطلب
یہ ہوا کہ اگر معاذ اللہ لیگ کو حکومت خود اختیاری حاصل ہو گئی تو وہ عیش پسند
مائل آزادی کلمہ گویانِ اسلام کو ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر کے سوالات
ومسائل سے قطعًا بے نیاز کر کے پیر نیچر سر سید احمد خاں کو لی کی گڑھی
ہوئی نیچریت کا پیالہ پلا دے گی اور جو لوگ پابند مذہب پرانے
خیال کے مسلمان باقی رہ جائیں گے تو اپنی حکومت کے قوانین وا حکام
دیوبندی ملاؤں رافضی مجتہدوں کے کفری فتووں کے مطابق گڑھ کر
ان کو حکومت لیگیہ کے زور سے جبرًا وہابی دیوبندی یا رافضی بنا دے
گی۔ اور اس طرح ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم اصلی اور سچے
دین اسلام و مذہب اہلسنت کو ہندوستان سے مٹا دے گی والعیاذ
باللہ تبارک وتعالیٰ۔ (ملاحظہ ہو تاریخ مسلم لیگ شائع کردہ مکتبۂ
لیگ بمبئی نمبر ۳ کا صفحہ ۲۴۲) افسوس کہ آج سنیوں کے بہت سے مولوی
کہلانے والے لیگ کی ممبری یا اس کی حمایت وطرفداری یا اس کے متعلق
حق سے سکوت اختیار کئے ہوئے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس
وقت مسلم لیگ کے مقابل اپنا فرض منصبی حمایت سنیت و نکایت بد مذہبی، و
لامذہبیت کیوں نہیں بجا لاتے تو کہتے ہیں کہ خاموش رہو۔ ہم نے
لیگ کی ممبری یا اسکی طرفداری یا اسکے متعلق بیان احکام شرعیہ سے خاموشی محض اسی
لیے اختیار کی ہے کہ اس طرح لیگ پر اپنا حق خدمت ثابت کریں اور
پھر جب اس کو حکومت خود اختیاری حاصل ہو جائے تو قانون سازی
کی باگ ڈور اس سے اپنے ہاتھوں میں لے لیں وہ آنکھیں کھول کر

مسلم لیگ کی یہ شنیع وقبیح تصریح تفضیح دیکھیں اور غور کریں کہ وہ سنیوں کے
ان مولوی کہلانے والے حضرات کو صرف اس لیے ساتھ لیے ہوئے ہے
کہ ان کے ذریعے سے عوام اہلسنت پر اپنا اثر جمائے ان کی جماعت پر قبضہ کرکے
اپنا اُلو سیدھا کرے اور حکومت خود اختیاری ملنے کے بعد سب سے
پہلے انہیں سنیوں کو نیچری یا رافضی یا دیوبندی بنائے اور سچے دین
اسلام مذہب اہلسنت کو مٹائے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

جماعت مبارکہ اہلسنت پیلی بھیت نے اسی مقصد کی توضیح میں
ایک مفید اشتہار واجب الاظہار شائع کیا تھا۔ ہم یہاں اس کو بجنسہٖ
نقل کرتے ہیں۔ سنی مسلمان بھائی بنگاہِ ایمان وانصاف ملاحظہ فرمائیں۔
اور دوست ودشمن کو پہچانیں۔

اے سنی مسلمانو! خواب غفلت سے بیدار ہو
مسلم لیگ کیا چاہتی ہے؟

مولوی بے دُم کے گدھے ہیں ان سے ابھی کام لینا چاہیے۔
جب ان کی ضرورت نہ رہے تو ان کا خاتمہ کر دینا چاہیے۔
لیگیو! عوام کی دلچسپی کے لیے اپنی عورتوں کو اسٹیجوں پر لاؤ گے؟
حضرات علمائے اہلسنت کب تک سکوت فرمائیں گے۔

نمبر ا۔ ۱۸، ۱۹، ۱۷ اپریل ۱۹۳۸ء کو کلکتے میں مسلم لیگ کا اجلاس
مسٹر محمد علی جینا کے زیر صدارت ہوا جس کے خطبۂ صدارت میں جینا صاحب

نے فرمایا۔ ہم نے نام نہاد مولاناؤں کے اقتدار کا خاتمہ بھی ایک حد تک کر دیا ہے جو دوسروں کی انگیخت پر قوم کے جذبات سے کھیلتے ہیں۔ ہمیں پورے انہماک اور جوش سے اپنی جدوجہد کو جاری رکھنا چاہیئے اس جنگ آزادی میں ہمیں اپنی عورتوں کو بھی ساتھ رکھنا چاہیئے میں اکثر مقامات پر دیکھ چکا ہوں کہ متعدد تقاریب اور اجتماعات میں عوام اُن سے حد دلچسپی لیتے ہیں۔

دیکھو مکتبۂ لیگ بھنڈی بازار بمبئی نمبر ۳ کی شائع کردہ سیرت محمد علی جناح صفحہ ۱۶۵ نمبر ۲۔ ۲ جولائی ۱۹۳۹ء کو رات کے ۹ بجے ڈونگری پر قیصر باغ (شہر بمبئی) میں مسلم لیگ کا ایک عام جلسہ زیر صدارت سر علی محمد خاں لیڈر آف مسلم لیگ منعقد ہوا۔ اس میں آل انڈیا مسلم لیگ کے لیڈر راجہ محمود آباد نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

افسوس ہے کہ آج چالاکی سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے سوالات اٹھا کر مسلمانوں میں نااتفاقی پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسلام میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ مگر ہاں سیاست میں ہے آج مذہب کے نام سے لوگوں کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ آگے چل کر آپ نے کہا۔ ہمارے مولوی اور مولانا کہلانے والے ہم کو ملیامیٹ کر رہے ہیں انھوں نے مذہبی دکانیں کھول رکھی ہیں ان سے ہم کو بچنا چاہیئے۔ (دیکھو گجراتی اخبار انصاف روزنامہ بمبئی مورخہ ۳ جولائی ۱۹۳۹ء نمبر ۱۱۰ جلد ۳ کا صفحہ ۱ و ۶ نمبر ۳۔ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ پیلی بھیت (یوپی) نے بریلی

الیکٹرک پریس بریلی میں چھپوا کر ایک رسالہ شائع کیا اور اس کا نام "مسلم لیگ اور کانگریس" رکھا۔ اس کے صفحہ ۱۱ پر لکھا

علماء سو نے افغانستان کو برباد کر دیا۔ ترکی کو تباہ کر ڈالا۔ ایران کو کمزور بنا دیا۔ عرب کو غلام بنا دیا۔ اب دنیا کے مسلمان بیدار ہو رہے ہیں۔ ترکی میں غازی اعظم مصطفیٰ کمال پاشا نے اور ایران میں اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی نے ان علماء سو کو پھانسی کے تختہ پر لٹکوا دیا۔ اگر ہندوستان کے ان مولویوں نے اپنے رویے کی اصلاح نہ کی تو وہ وقت قریب ہے کہ ان ملت فروش مولویوں کا بھی وہ حشر ہوگا جو ترکی اور ایران میں ہو چکا۔ مسلم لیگ نیک باطن اور خدا پرست مولویوں کی بہت زیادہ عزت کرتی ہے اور ان کی حامی ہے۔

نمبر۲ کمال اتاترک کے مرنے کے بعد ان کی ایک رفیقہ خالدہ ادیب خانم نے ایک مضمون شائع کیا جس کا عنوان یہ تھا۔ ہماری حکومت کا ابتدائی دور دلچسپ حالات جس کا اردو ترجمہ ایک اخبث الدہریین انجس النیچریین عبدالرزاق ملیح آبادی نے کیا۔ جو رسالہ محشر خیال اردو بازار جامع مسجد دہلی کے مصطفیٰ کمال نمبر بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۸ء میں صفحہ ۵ سے صفحہ ۶۲ تک شائع ہوا۔ اس میں صفحہ ۶۱ پر فرماتی ہیں۔

پبلک میں آ کر یہ قل اعوذ، قال اللہ و قال الرسول کرتے ہیں۔ شراب کو حرام بتاتے ہیں لیکن خلوت میں پہنچکر بالکل بدل جاتے ہیں انبیاء کے یہ جانشین خلوت میں وہ کرتے ہیں جس کا تصور بھی کوئی نہیں کر سکتا۔

اتنی پیتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ مصطفٰے کمال یہ کہتے تھے مگر اس وقت
پبلک میں ان ریشا ئیلوں کو بدنام کرنا نہیں چاہتے تھے ان کا خیال تھا کہ
ان بے دم کے گدھوں سے ابھی کام لینا چاہیئے۔ پھر جب ان کی ضرورت
باقی نہ رہے تو ان کا خاتمہ کردینا چاہیئے۔ انھیں ملاؤں کو دیکھتے دیکھتے ان
کا خیال ہوگیا تھا کہ اخلاق اور پابندیٔ شرع کوئی چیز نہیں جو لوگ بھی
دیندار ظاہر ہوتے ہیں یار یا کار ہوتے ہیں یا حد درجہ کے بے وقوف

سُنی مُسلمانو! ان چاروں عبارتوں کو بار بار پڑھو اور
ٹھنڈے دل سے غور کرو۔

سُوال:۔ مسلم لیگ کیا چاہتی ہے؟

جواب:۔ نام نہاد مولاناؤں کے اقتدار کا خاتمہ کردینا اس کا مقصد ہے
(دیکھو عبارت نمبرا۔)

سوال:۔ مسلم لیگ کے نزدیک نام نہاد مولانا کون لوگ ہیں؟

جواب:۔ نام نہاد مولانا وہی علماء ہیں جو ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر کے[1]
دین ومذہب کی اشاعت کر رہے ہیں۔ مسلم لیگ کے نزدیک وہی
لوگ نام نہاد مولانا اور وہی لوگ علماء سو ہیں (دیکھو عبارت نمبر۲۔)

سوال:۔ مسلم لیگ جن علماء کو نام نہاد مولانا اور علماء سو کہتی ہے جب
لیگ کو اقتدار حاصل ہو جائے گا تو ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرے گی؟

جواب:۔ ان سب علماء کو پھانسی کے تختے پر لٹکا دے گی جیساکہ
ترکی اور ایران میں کیا گیا (دیکھو عبارت نمبر۳)

سوال:۔ لیگ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ نیک باطن اور خدا پرست

---

[1] سوالات کو مسلمانوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں جنھوں نے مذہبی دکانیں کھول رکھی ہیں جو ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر کے

مولویوں کی بہت زیادہ عزت کرتی ہے اور ان کی حامی ہے۔ لیگ کے اس دعوی کی کیا حقیقت ہے؟

جواب:۔ لیگ اس وقت پبلک میں ان ریشنائیلوں کو بدنام کرنا نہیں چاہتی ہے اس کا خیال ہے کہ ان بے دم کے گدھوں سے ابھی کام لینا چاہیئے پھر جب ان کی ضرورت باقی نہ رہے تو ان کا خاتمہ کر دینا چاہیئے کیونکہ مولویوں کے ساتھ یہی برتاؤ ترکی اور ایران میں کیا گیا (دیکھو عبارت نمبر۲) اور لیگ بھی مولویوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرے گی۔ (دیکھو عبارت نمبر۳)

سوال:۔ جو لوگ مسٹر جینا صاحب کو قائد اعظم مانتے ہیں ان کو اپنی عورتوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیئے؟

جواب:۔ ان سب کو چاہیئے کہ لیگ کے جلسوں میں اپنی عورتوں کو بھی ساتھ لے جایا کریں تاکہ لیگ کی تقریبوں لیگ کے جلسوں میں عوام بے حد دلچسپی لیا کریں۔ لیگ کے قائد اعظم صاحب کا یہی حکم ہے (دیکھو عبارت نمبر۱)

سوال:۔ لیگ کے نزدیک احکام شریعت کی پابندی اور دینداری کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ لیگ کے نزدیک احکام شریعت کی پابندی کوئی چیز نہیں۔ جو کوئی دین دار نظر آتا ہے وہ لیگ کے نزدیک ریاکار ہوگا یا حد درجہ کا بے وقوف۔ لیگ کے غازی اعظم کا خیال یہی تھا (دیکھو عبارت نمبر۴) اور مسٹر جینا صاحب نے کمال اتاترک کی موت پر اظہار غم کرتے ہوئے

فرمایا۔ کمال اتاترک جدید اسلامی دنیا میں سب سے بڑا اور عظیم الشان مسلمان تھا۔ (دیکھو رسالہ محشر خیال دہلی دسمبر ۱۹۳۸ء صد ۴۳)
سنی مسلمان بھائیو! یہ ہیں لیگ کے خیالات۔ یہ ہیں لیگ۔۔۔ کے ارشادات۔ ان سب کو دیکھنے کے بعد بھی جس کا جی چاہے لیگ کی موافقت کرے جو چاہے مخالفت کرے ہم اپنا فرض ادا کر چکے۔ البتہ ہم اتنا کہے دیتے ہیں کہ کانگریس اور احرار لیگ اور خاکسار ان چاروں سے دور اور سب بدمذہبوں اور بے دینوں سے بیزار ونفور ہو۔ ساڑھے تیرہ سو برس والے دین اسلام و مذہب اہلسنت پر استقامت اختیار کرو۔ احکام شریعت کے سچے متبع بنو۔ اولیائے کرام وحضرات علمائے اہلسنت واعلیحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دین و مذہب پر مضبوطی سے قائم رہو اور خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم توفیق بخشیں تو جماعت اہلسنت کے رکن بنو اور اس کی قرطاس رکنیت پر پابندی اور تصلب کے ساتھ عمل کرو۔ لیگ وخاکسار کانگریس اور احرار صرف چند باتوں میں باہم جنگ زرگری کر رہی ہیں مگر تم کو بے دین ونیچری بنانے کے مقصد میں یہ چاروں پارٹیاں آپس میں متحد ومتفق ہیں۔ اپنا دین وایمان بچانا چاہتے ہو تو ان چاروں سے بچو۔ واللہ الموفق بالخیر۔ المشتہرین۔ اراکین جماعت مبارکۂ اہلسنت محلہ محتشم خاں پیلی بھیت والسلام علیٰ اہل الاسلام۔

پنجشنبہ ۱۱ر صفر ۱۳۵۹ھ

اس اشتہار کو نقل کرنے کے بعد ہم بخلوص قلب دعا کرتے ہیں کہ خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم شیعوں کے ان مولوی کہلانے والوں کی آنکھیں کھولیں۔ آمین۔ لیگ کا دستور اساسی بکثرت کفریات و ضلالات و وبالات پر مشتمل ہے اور ایسے کہ جن سے مسلمانوں کا دین اور دنیا دونوں برباد ہوں۔ اس کا مفصل بیان استاذی المعظم ناصر الاسلام شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی شاہ ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی مجددی لکھنوی مدظلہم الاقدس کی مبارک کتاب مسمّٰی بنام تاریخی احکام نور شرعیہ بر مسلم لیگ اور حضور پر نور وارث الاکابر الاسیاد بالاستحقاق والانفراد مرشد برحق تاج العلماء سراج العرفاء حامی السنن ماحی الفتن حضرت عظیم البرکت مولانا مولوی حافظ مفتی سید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ مسند نشین سجادۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ سرکار کلاں مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ کے رسالۂ مبارکہ مسمّٰی بنام تاریخی مسلم لیگ کی زریں بخیہ گری میں ملاحظہ ہو۔ لیگ کے اکثر لیڈران عام طور پر علی الاعلان کفریات بکتے پھرتے ہیں اور ضروریات دینیہ کے انکار کرنے میں انہیں کوئی باک نہیں۔ ملاحظہ ہوں دونوں مذکورہ کتابیں جن کے مطالعہ سے ان کا گمراہ بد مذہب ہونا واضح و روشن ہے۔ مسٹر محمد علی جینا جس کو لیگ اپنا قائد اعظم اور قائد ملت اسلامیہ کہتی ہے وہ مذہباً اثنا عشری رافضی خوجہ ہے۔ (ملاحظہ ہو لیگی اخبار الامان دہلی ۱۳ مئی ۱۹۳۹ء میں سر محمد یعقوب خاں بیان) بحکم شریعت مسٹر جینا کے کافر مرتد

ہونے کے لیے اس کا اثنا عشری رافضی ہونا ہی بس ہے کہ جب وہ اثنا عشری رافضی ہے تو ائمۂ اہل بیت کو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل اور قرآن کو ناقص ماننا اس کے مذہبی عقیدوں میں داخل ہوا۔ اگر کوئی لیگی مسلمانوں کو یوں دھوکے دے کہ مسٹر جینا کے وہ عقیدے نہیں۔ اور وہ ان مجتہدوں اور ان کے ہم عقیدوں تمام اثنا عشری روافض کو بحکم شریعت کافر مرتد جانتا اور مانتا ہے اس وقت تک لیگیوں کا یہ فریب محض[1] انہیں دو کفروں پر بس نہیں کی کہ وہ تو عموماً تمام اثنا عشری رافضیوں کے عقیدے ہیں اور مسٹر جینا ان کا قائد اعظم ہے۔ اگر صرف انہیں دو کفروں پر اکتفا کرتا تو قائد اعظم کی خصوصیت ہی کیا رہتی لہٰذا وہ اپنی اسپیچوں اپنے لکچروں میں نئے نئے کفریات قطعیہ بکتا رہتا ہے۔ بطور نمونہ مشتے از خروارے ملاحظہ ہو۔ عید الفطر ۱۳۵۸ھ کے دن مسٹر جینا نے مسلمانان ہند کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کیا جو لیگی اخباروں میں نہایت طمطراق کے ساتھ شائع کیا گیا۔ اس میں کہتا ہے۔ قرآن پاک میں انسان کو خلیفۃ اللہ کہا گیا اگر ان کے متعلق اس بیان کو کوئی اہمیت ہے تو اس بنا پر ہمارے اوپر قرآن پاک کی پیروی کا ایک فرض عائد ہوتا ہے کہ دوسرے کے ساتھ وہ سلوک کریں جو اللہ تعالیٰ نے نوع انسانی کے ساتھ کیا ہے۔ وسیع ترین مفہوم کے لحاظ سے یہ فرض محبت اور رواداری کا فرض ہے اور یقین مانئے یہ فرض کوئی سلبی فرض نہیں

---

[1] مدعی سست گواہ چست کا نمونہ اور شرعاً باطل و مردود ہوگا مگر مسٹر جینا نے محض

ہے بلکہ ایک اثباتی فرض ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ وہ چاہے جس ملت سے تعلق رکھتے ہوں محبت و رواداری پر ہمارا عقیدہ ہے تو ہمیں اپنے روزمرہ کے سیدھے سادھے فرائض اور خاموش تقویٰ کے سلسلے میں اس عقیدے پر کاربند ہونا چاہیئے۔

اس کفری عبارت میں مسٹر جیانے ہر کافر و مسلم ہر لامذہب و بے دین کے ساتھ محبت رکھنا مسلمانوں پر قرآنی فرض بنا دیا اتنا ہی نہیں۔ بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ پر بھی افترا کر دیا کہ اس کو بھی ہر مذہب و ملت کے انسان کے ساتھ محبت ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ حالاں کہ قرآن پاک کا کھلا ہوا ارشاد ہے۔ فان اللّٰہ لا یحبُّ الکٰفرین بیشک اللہ تعالیٰ کافروں کے ساتھ محبت نہیں رکھتا۔ اسی قرآن پاک کا صریح ارشاد ہے فان اللّٰہ لا یرضی عن القوم الفٰسقین ۵ یعنی بیشک اللہ فاسق لوگوں سے راضی نہیں۔ قرآن پاک کے لیے ان کھلے ہوئے روشن ارشادات کو مسٹر جیانے منہ بھر کر جھٹلایا اور پھر اپنے اس کفر ملعون کا قرآن پاک پر افترا جڑ دیا۔ اسی طرح قرآن پاک کی بکثرت آیات مقدسہ ہیں جن میں کفار و مشرکین کے ساتھ محبت اور دوستی کو کھلم کھلا حرام فرمایا گیا ہے۔ اس کا ایمان افروز بیان استاذی المعظم ناصر الاسلام شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیٰحضرت مولانا مولوی حافظ قاری

۱؎ فان اللّٰہ عدو للکٰفرین بے شک اللہ تعالیٰ تمام کافروں کا دشمن ہے اسی قرآن پاک کا واضح ارشاد ہے

مفتی شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی
رضوی مجددی لکھنوی ادام اللہ برکاتہم علی رؤسنا قائمۃً کے رسالہ مسمّٰی
بنام تاریخی ردّ از سیرت کمیٹی میں ملاحظہ ہو۔ اس وقت مسٹر جینا کے واضح
کفریات کو واضح تر کرنے کے لیے ہم صرف دو ہی آیت کریمہ تلاوت کرتے
ہیں۔ قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ
اذ قالوا لقومھم انا برءٓؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ
کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء
ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحدہ یعنی بیشک ابراہیم اور ان کے ساتھ
والوں میں تمہارے لیے پیروی کا اچھا نمونہ ہے۔ جب انہوں نے
اپنی قوم سے کہا ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سب سے جن کو خدا کے سوا تم نے
معبود بنا رکھا ہے ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے
لیے دشمنی اور عداوت کھل گئی جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ (ترجمہ
رضویہ) لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ
ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم
اولٰئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلھم
جنت تجری من تحتھا الانھٰر خلدین فیھا رضی اللہ عنھم
ورضوا عنہ اولٰئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون
یعنی تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔
کہ دوستی کریں اس سے جس نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی۔
چاہے وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے۔ یہ لوگ ہیں جن

کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا اور اپنی طرف کی روح سے
ان کی مدد فرمائی اور انھیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں
رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ
سے بھی لوگ اللہ کے گروہ ہیں سنتا ہے۔ اللہ ہی کے گروہ مراد کو پہنچے
(ترجمۂ رضویہ)

مسٹر جینا نے ہر مذہب و ملت کے کافروں اور مشرکوں کے ساتھ
محبت ودرواداری کو مسلمانوں پر فرض اور اسی کو خلافتِ الٰہیہ کا مقتضیٰ بتا کر
آیتِ قرآنیہ کو منہ بھر کر جھٹلایا اور اپنے اس کفر ملعون کا افترا قرآن پاک پر تھوپ
دیا والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔ پھر جب مسٹر جینا کے نزدیک ہر مذہب
وملت کے تمام کافروں اور مشرکوں کے ساتھ محبت ورواداری فرض ٹھہری
تو اشاعتِ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد وقتال معاذ اللہ
حرام ٹھہرا تو یہ معاذ اللہ جو حضور اکرام سید القاہرین علیٰ اعدار رب العالمین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور تمام صحابۂ کرام ومجاہدین اسلام رضی
اللہ عنہم اللہ الملک المنعام پر سخت ناپاک ترین حملہ ہوا۔ جب مسٹر
جینا کے اس ناپاک فتوے سے اشاعتِ اسلام واعلائے کلمۃ
اللہ کے لیے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور تمام صحابۂ
کرام ومجاہدین اسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تمام کارنامہائے جہاد
وقتال معاذ اللہ سب حرام وناجائز وغلط وباطل ٹھہرے۔ تو مسٹر جینا
کے اس سارے پیغام کا خلاصہ بھی یہی ہوا کہ اسلام غلط وباطل ہے
اور بے دینی اور لامذہبی صحیح ودرست ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

آہ! کیا ستم شعاری ہے کہ دہریت پر اسلام کا پردہ ڈال کر اس کی اشاعت کی جارہی ہے۔ اُف! کیسی جفا کاری ہے کہ تعلیمات اسلام کے شہد میں الحاد و بے دینی کا زہر ملا کر مسلمانوں کے قلوب میں پیوست کیا جارہا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ؐ

بحکم شریعت مسٹر جینا اپنے ان عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بنا پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ اور جو شخص ان کے ان کفروں پر مطلع ہونے کے بعد اس کو مسلمان جانے یا اسے کافر نہ مانے یا اس کے کافر مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر مرتد شر اللئام اور بے توبہ مرا تو مستحق لعنت عزیز علام والعیاذ باللّٰہ الملک المنعام

جواب سوال نہم: حسن نظامی نے اپنے ایک ناپاک رسالے میں جس کا نام اس نے مرشد کو سجدۂ تعظیم رکھا۔ برخلاف اجماعِ امت مرید کے لیے پیر کو سجدۂ تعظیمی کرنا جائز و حلال ٹھہرایا جس کا رد قاہر حضور پر نور امام اہلسنت مجدد دین وملت فاضل بریلوی سیدنا اعلیحضرت قبلہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی کتاب مبارک مسمّٰی بنام تاریخی الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ ۱۳۵۳ میں ملاحظہ ہو لیکن ہمیں اس وقت اس پر نظر نہیں نہ ہم اس وقت یہ دیکھتے ہیں کہ حسن نظامی نے اپنی کتابوں محرم نامہ، یزید نامہ وطمانچہ برخسار یزید،، میں جابجا حضرت سیدنا عمرو بن العاص رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا ابوسفیان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ صہر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور حضرت ہادی مہدی سیدنا امیر معاویہ